14 اگست 1963

ازعدالت عظمیٰ

ایلومینیم کارپوریشن

بنام

ان کے ورکمن اور دیگران

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔این۔وانچواور کے۔سی۔داس گپتا، جسٹسز)

صنعتی تنازعہ—اضافی اجرت—فل بینچ فارمولا— بحالی کے الزامات کے تحت الاؤنس—ثبوت کا بوجھ—بیلنس شیٹ میں بیانات کی ثبوت کی قیمت۔

اپیل کنندہ ایلومینیم بنانے والا ہے، جس کی دو فیکٹریاں ہیں ایک آسن سول کے قریب اور دوسری آسن سول میں۔ 1957-58 کے بونس کے سوال پر اپیل کنندہ اور مدعا علیہ کے درمیان تنازعہ پیدا ہونے کے بعد اسے حکومت مغربی بنگال نے انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیج دیا تھا۔ دوسری فیکٹری میں اپیل گزار اور اس کے کارکنوں کے درمیان بھی اسی طرح کا تنازعہ پیدا ہوا اور اسے بھی اسی ٹریبونل کو بھیج دیا گیا۔ دوسرے تنازعہ میں فریقین نے ٹریبونل کے سامنے مشترکہ درخواستیں پیش کیں جن میں پہلے تنازعہ میں بونس کے سوال پر ایوارڈ کی پابندی کرنے پر اتفاق کیا گیا اور درخواست کی گئی کہ دوسرے تنازعہ میں بھی اسی طرح کا ایوارڈ دیا جائے۔ پہلے تنازعہ میں ٹریبونل نے تین ماہ کی بنیادی اجرت کے مساوی بونس دیا جس میں وہ رقم بھی شامل تھی جو کمپنی رضا کارانہ طور پر پہلے ہی ادا کر چکی تھی۔ دوسرے تنازعہ میں بھی اسی طرح کا ایوارڈ دیا گیا۔ دستیاب سرپلس کی رقم کا تعین کرنے میں ٹریبونل نے فل بینچ فارمولے میں شامل قوانین کا اطلاق کیا جسے اس عدالت نے ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ اس کے کارکنوں [1959] ایس سی آر 925 میں منظور کیا تھا اور 43 لاکھ روپے کو محفوظ کرنے پر واپسی کے طور پر اجازت دی تھی جسے ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اور ہیڈری ہیبلیٹیشن چارج کے تحت کسی چیز کی اجازت نہیں تھی۔ اپیل کنندہ نے اس عدالت کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت کے ذریعے دونوں ایوارڈز کے خلاف اپیل کی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ ہیڈری ہیبلیٹیشن چارج کے تحت دعوے کو مسترد کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ کمپنی کی بیلنس شیٹ خود ہی یہ ظاہر کرے کہ محفوظ کرنے کا کون سا حصہ ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا اور ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہونے والے محفوظ کے اعداد و شمار تک پہنچنے کا صحیح طریقہ بیلنس شیٹ میں کمپنی کی موجودہ واجبات کو موجودہ اثاثوں سے کاٹنا ہوگا جیسا کہ اس میں دکھایا گیا ہے۔

منعقد (i) بحالی کے عنوان کے تحت کسی بھی پیشگی الزام کو ثابت کرنے کا بوجھ آجر پر ہے اور یہ کہ جب تک کہ آجر مناسب ثبوت کے

ذریعے بحالی چارج کے طور پر کچھ رقم کے اپنے دعوے کو ثابت نہ کرے تب تک دعوی کو مسترد کیا جانا چاہیے۔موجودہ معاملے میں وہ مواد جس کی بنیاد پر ضرب دینے والے اور تخفیف کرنے والے پہنچے ہیں وہ مناسب شواہد سے قائم نہیں ہوئے ہیں اور اس لیے ٹریبونل نے بحالی کے سرے کے تحت دعوے کو مسترد کرنے کا جواز پیش کیا۔

(ii) "ورکنگ کیپیٹل کے طور پر استعمال ہونے والے ریزرو پر واپسی" کے عنوان کے تحت پیشگی چارجز کے دعوے کے حوالے سے اپیل کنندہ نے وسیع پیمانے پر مختلف تخمینے دیے اور یہ حقیقت ان میں سے کسی کو بھی درست تسلیم کرنے سے انکار کرنے کا کچھ جواز فراہم کرتی ہے۔موجودہ اثاثوں اور واجبات کے حوالے سے بیلنس شیٹ میں محض بیانات کو درست نہیں سمجھا جا سکتا۔انہیں بیلنس شیٹ تیار کرنے کے ذمہ داروں یا دیگر قابل گواہوں کے ذریعے مناسب شواہد کے ذریعے قائم کیا جانا چاہیے۔موجودہ معاملے میں ایسا نہیں کیا گیا ہے۔

پیٹلاڈ ترکی ڈائی ورکس بمقابلہ ڈائی اینڈ کمرشل ورکرز یونین [1960] 2 ایس سی آر 906، خاندیش ایس پی جی اینڈ ڈبلیو وی جی ملز کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ راشٹریہ گرنی کامگر سنگھ، جلگاؤں، [1960] 2 ایس سی آر 841 بنگال کاغذ کل مزدور یونین بمقابلہ دی ٹیٹا گڑھ پیپر ملز کمپنی [1964] 3 ایس سی آر 38، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(iii) آجروں کی طرف سے استعمال شدہ اصل رقم کے طور پر ورکنگ کیپیٹل کے طور پر استعمال کرنے کے لیے دستیاب ریزرو کی پوری رقم کو دکھانے کا رواج غلط تھا۔

(iv) یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ دستیاب سرپلس کا کون سا حصہ کارکنوں کو بونس کے طور پر ادا کیا جانا چاہیے، صرف کارکنوں کے اجرت کے بل پر غور کرنا پڑتا ہے اور ٹریبونل کو اس بات کا کوئی تعلق نہیں ہے کہ کمپنی اپنے افسران کو کیا ادا کرتی ہے۔ٹریبونل نے بونس کے اعداد و شمار طے کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی ہے اور اس لیے اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی سول اپیل نمبر 238 اور 818۔

بالترتیب 1959 کے مقدمات نمبر 77 VIII اور 1959 کے 93 VIII میں مغربی بنگال کے پانچویں صنعتی ٹریبونل کے 21 اکتوبر 1960 اور 17 مئی 1961 کے ایوارڈز سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری اور بی پی مہیشوری (دونوں اپیلوں میں)۔

جناردھن شرما، جواب دہندگان کے لیے (دونوں اپیلوں میں)۔

14 اگست 1963۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا۔ جے۔خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں اپیل کنندہ کمپنی کے کارکنوں کو سال 58- 1957 کے بونس کے سوال پر پانچویں صنعتی ٹریبونل، مغربی بنگال کے فیصلے کے خلاف ہیں۔اپیل کنندہ جو بنیادی مواد سے ایلومینیم کی تیاری میں مصروف ہے، اس کی فیکٹری مغربی بنگال میں آسن سول کے قریب جے کے نگر میں ہے۔سال 1957– 58 کے بونس کے سوال پر اپیل کنندہ اور اس کے کچھ کارکنوں کے درمیان تنازعہ پیدا ہونے کے بعد اسے حکومت مغربی بنگال کے حکم سے پانچویں صنعتی ٹریبونل، مغربی بنگال کو بھیج دیا گیا۔ 2 مئی 1959 کو اسی ٹریبونل کو اس حکومت کی طرف سے دیے گئے ایک اور حوالہ میں، کمپنی اور اس کے جے کے نگر، آسنسول میں واقع فیکٹری میں کام کرنے والے کارکنوں کے درمیان سال 58 1957 کے بونس کے سوال پر تنازعہ بھیجے گئے معاملات میں سے ایک تھا۔ پہلے حوالہ میں ٹریبونل نے کارکنوں کو تین ماہ کی بنیادی اجرت کے مساوی بونس کے حق میں فیصلہ دیا ہے جس میں وہ رقم (نصف ماہ کی بنیادی اجرت کے مساوی) بھی شامل ہے جو کمپنی رضاکارانہ طور پر پہلے ہی ادا کر چکی ہے۔دوسرے حوالہ میں فریقین نے ٹریبونل کے سامنے مشترکہ درخواستیں دائر کیں جن میں پہلے حوالہ میں بونس کے معاملے کے حوالے سے ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ کسی بھی فیصلے یا ایوارڈ کی پابندی کرنے پر اتفاق کیا گیا اور درخواست کی گئی کہ دونوں حوالوں میں بونس کے معاملے کے حوالے سے بھی ایسا ہی فیصلہ دیا جائے۔اس کے مطابق ٹریبونل نے دوسرے حوالہ میں ایک حکم جاری کیا کہ کارکنوں کو وہی بونس ملے گا جو پہلے حوالہ میں دیا گیا تھا۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دوسرے حوالہ کے تحت آنے والے کارکنوں کو بھی سال 58 1957 کے بونس کے طور پر تین ماہ کی بنیادی اجرت کا عنوان دیا جائے گا۔

1950 میں لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے تیار کردہ فل بینچ فارمولے میں شامل قوانین کو لاگو کرتے ہوئے اور اس عدالت کے ذریعے ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنیز لمیٹڈ بمقابلہ اس کے ورک مین (1) میں منافع بونس کے حساب کے لیے منظور کیے گئے ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ دستیاب سرپلس 4.63 لاکھ روپے تھا۔اس نے نشاندہی کی کہ اگر کارکنوں کو تین ماہ کی بنیادی اجرت کے برابر بونس دیا جاتا ہے، تب بھی کمپنی کے پاس بونس کی وجہ سے انکم ٹیکس کی واپسی سمیت دستیاب سرپلس کے طور پر 3.91 لاکھ روپے ہوں گے، جس کا مطلب ہے کہ کمپنی کی طرف سے اس سرے پر صرف 0.72 لاکھ روپے کا خرچ ہوگا۔دستیاب سرپلس کے طور پر 4.63 لاکھ روپے کے اس اعداد و شمار تک پہنچنے میں ٹریبونل نے ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہونے والے ذخائر پر واپسی کے طور پر 4.43 لاکھ روپے کی اجازت دی اور بحالی چارج کے تحت کسی بھی چیز کی اجازت نہیں دی۔اپیلوں کی حمایت میں جناب وشوناتھ شاستری نے ان دونوں معاملات پر ٹریبونل کے نقطہ نظر کو سختی سے چیلنج کیا ہے۔

بحالی کے الزام کے سوال پر مسٹر ساستری نے کہا کہ اس سر پر دعویٰ کو یکسر مسترد کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔اس سلسلے میں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس عدالت کے فیصلوں کی ایک سیریز سے اب یہ بات اچھی طرح طے پا گئی ہے کہ بحالی کے سربراہ کے تحت کسی بھی پیشگی الزام کو ثابت کرنے کا بوجھ آجر پر ہے اور یہ کہ جب تک کہ آجر مناسب ثبوت کے ذریعے اپنا دعویٰ ثابت نہ کر دے۔ بحالی الزام کے طور پر کچھ رقم کا دعوی مسترد کرنا ضروری ہے۔اپیل کنندہ نے ایک متجسس طریقہ کار اپنایا۔اس نے اپنے مینیجر کا معائنہ کیا اور اس کے ذریعے دستیاب اضافی کے حسابات کو ظاہر کرتے ہوئے بیانات پیش کیے۔متعدد بیانات رکھے گئے تھے، ہر ایک میں دستیاب اضافی کو صفر کے طور پر دکھایا گیا تھا۔تاہم بیانات 1 اور 11 میں بحالی چارج 6,27.234.00 روپے کے طور پر دکھایا گیا ہے اسے بیانات III اور IV میں 5,84,534.00 روپے دکھایا گیا ہے، اور بیانات V اور VI میں اعداد و شمار 10,25,021.00 روپے ہیں ایسے مختلف اعداد و شمار کیسے ہیں؟ اس کے واحد گواہ، مینیجر کی طرف سے وضاحت کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔گواہ نے

بتایا کہ کمپنی کے اثاثوں کا 1956 میں ایک کمیٹی نے جائزہ لیا جس کے وہ ممبر تھے۔ انہوں نے مزید کہا تھا کہ ہر اثاثہ کا تعین کمپنی کے رجسٹروں کے حوالے سے کیا گیا تھا اور انہیں ان کے حصول کی تاریخ کے مطابق بلاکس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جائزہ کمیٹی کی طرف سے بنائی گئی رپورٹ کا ایک حصہ ڈال دیا گیا۔ تاہم اس میں یا گواہ کے شواہد میں ایسا کچھ نہیں ہے جو ضرب اور تقسیم کے اہم سوال پر روشنی ڈالتا ہو۔ ضارب کے سوال پر گواہ کا کہنا ہے کہ ضارب پر طریقہ کار کے مطابق کام کیا گیا تھا جیسا کہ خود جائزہ رپورٹ میں تفصیل ہے۔ اس نے خود اس بنیاد کی وضاحت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ یہ کسی بھی طرح سے واضح نہیں ہے کہ وہ مختلف مشینری کو تبدیل کرنے کے معاملے میں خاص علم اور مہارت رکھتا ہے۔ رپورٹ پر دو دیگر ارکان نے بھی دستخط کیے تھے، جن میں سے کسی نے بھی جانچ نہیں کی ہے۔ وہ مواد جن کی بنیاد پر یہ ملٹیپلا ئرز پہنچے تھے وہ بھی کسی ثبوت سے ثابت نہیں ہو سکے۔

جب ہم تقسیم کار کے سوال کی طرف رجوع کرتے ہیں تو پوزیشن اور بھی زیادہ غیر تسلی بخش ہوتی ہے۔ گواہ نے اس بات کی تصدیق نہیں کی ہے کہ تقسیم کنندہ کیسے پہنچا۔ اس بات کی نشاندہی کرنا شاید ہی ضروری ہے کہ کمپنی کے دفتر میں تیار کردہ بیان کو محض ایک مخصوص تقسیم کار کو ظاہر کرتے ہوئے پیش کرنا قانون کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا جب تک کہ اس حساب کی بنیاد کو حلف پر گواہی کے ذریعے سمجھایا نہ جائے جس کی جانچ کر کے کی جا سکتی ہے۔ اس لیے ٹریبونل نے بحالی کے دعوے کو مسترد کر کے مکمل طور پر جائز قرار دیا۔

"کارکن سرمائے کے طور پر استعمال شدہ ذخائر پر واپسی" کے عنوان کے تحت پیشگی چارج کے دعوے پر، ٹریبونل نے، جیسا کہ پہلے ہی کہا گیا ہے، 0.43 لاکھ روپے کی اجازت دے دی ہے۔ کمپنی اس عنوان کے تحت کیا دعویٰ کرتی ہے اسے سمجھنا مشکل ہے۔ کیونکہ، بحالی چارج کے معاملے میں، اسی عنوان کے تحت، مختلف اعداد و شمار کو مختلف بیانات میں دکھایا گیا ہے۔ اسٹیٹمنٹس نمبر III اور V میں کاروبار میں لگائے گئے ذخائر کو روپے 111, 74,162.00 کے طور پر دکھایا گیا ہے جبکہ اسٹیٹمنٹ IV اور VI میں رقم 199، 56,718.00 روپے کے طور پر دکھائی گئی ہے فرق اس حقیقت کی وجہ سے ہے کہ بیانات III اور V میں فرسودگی ذخائر 86 لاکھ روپے کے طور پر دکھائے گئے ہیں، بیانات IV اور VI میں متعلقہ اعداد و شمار اس سے دگنے سے زیادہ ہیں، جو کہ 173,82,556.00 روپے ہیں۔

یہ حقیقت کہ اس طرح کے وسیع پیمانے پر مختلف تخمینے دیئے گئے ہیں، ان میں سے کسی کو بھی درست تسلیم کرنے سے انکار کرنے کا کچھ جواز ہے۔ درحقیقت، جس طرح سے کمپنی نے ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہونے والے ذخائر کے حساب سے رابطہ کیا ہے اس سے یہ سوچنے پر مجبور ہوتا ہے کہ ان حسابات کے ذمہ داروں نے معاملے کو بالکل بھی سنجیدگی سے نہیں لیا اور محسوس کیا کہ اس سرے کے نیچے من مانی اعداد و شمار ڈال کر وہ فل بینچ فارمولے کے ساتھ تباہی مچا سکتے ہیں۔ یہ سخت مذمت کا مستحق ہے۔

مسٹر شاستری جے کام چلانے کے لیے سرمایہ پر استعمال ہونے والے ذخائر کے ان حسابات کا جواز پیش کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ تاہم انہوں نے ہمیں قائل کرنے کی کوشش کی کہ کمپنی کی بیلنس شیٹ خود ہی یہ ظاہر کرے گی کہ ذخائر کا کون سا حصہ ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ فاضل یافتہ وکیل نے پیش کیا کہ اس سرے کے تحت صحیح اعداد و شمار کا پتہ لگانے کا ایک آسان اور محفوظ طریقہ بیلنس شیٹ میں کمپنی کی موجودہ واجبات کو موجودہ اثاثوں سے کاٹنا ہے جیسا کہ اس میں دکھایا گیا ہے۔ اکاؤنٹنسی کے بارے میں معیاری کتابوں میں بلاشبہ اس تجویز کی حمایت کی گئی ہے کہ کسی تشویش کے موجودہ واجبات پر آسانی سے قابل حصول، مائع،

یا موجودہ اثاثوں کی زیادتی کام کرنے والے سرمائے کی مناسب پیمائش ہے (کروپر کا ہائر بک کیپنگ اینڈ اکاؤنٹس 7 واں ایڈیشن، صفحہ 301 اور اکاؤنٹنسی پر اچار، دوسرا ایڈیشن صفحہ 1325 دیکھیں)۔

تاہم مسٹر شاستری کی دلیل کو قبول کرنے کے راستے میں دو مشکلات ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ موجودہ اثاثوں اور موجودہ واجبات کے حوالے سے بیلنس شیٹ میں محض بیانات کو مقدس نہیں سمجھا جا سکتا۔ جیسا کہ اس عدالت نے ایک سے زیادہ مقدمات میں زور دیا ہے، بیلنس شیٹ میں دکھائے گئے اعداد و شمار کی درستگی کو عدالت میں مناسب شواہد کے ذریعے قائم کیا جانا چاہیے جو بیلنس شیٹ تیار کرنے کے ذمہ دار ہیں یا دیگر قابل گواہوں کے ذریعے (پیٹلا ڈ ترکی ڈائی ورکس بمقابلہ ڈائز اینڈ کیمیکل ورکرز یونین (1) اور خاندیش ایس پی جی۔ اور ویوینگ ملز کیس (2)۔ اس پر حال ہی میں بنگال کا گبلکل مزدور یونین بمقابلہ دی ٹیٹا گڑھ پیپر ملز کمپنی لمیٹڈ (3) میں ایک بار پھر زور دیا گیا۔

دوسری مشکل یہ ہے کہ یہاں کام ادارے کے کل کام کرنے والے سرمائے کا پتہ لگانا نہیں ہے، بلکہ یہ معلوم کرنا ہے کہ ذخائر کے کس حصے کو کام کرنے والے سرمائے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اکثر ایسا ہو سکتا ہے کہ مقررہ اثاثوں کے حصول کے بعد سبسکرائب شدہ سرمائے سے پورا ورکنگ کیپٹل فراہم کیا جائے۔ ایسے دیگر معاملات بھی ہو سکتے ہیں جہاں ورکنگ کیپٹل کا ایک حصہ سبسکرائب شدہ کیپٹل سے فراہم کیا جاتا ہے اور بقیہ ذخائر سے پورا کیا جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کچھ آجروں کا رجحان ہے کہ وہ کام کرنے والے سرمائے کے طور پر استعمال کے لیے دستیاب ذخائر کی پوری رقم کو اس مقصد کے لیے استعمال ہونے والی اصل رقم کے طور پر دکھاتے ہیں۔ یہ واضح طور پر غلط ہے۔

زیادہ تر معاملات میں بیلنس شیٹ کی جانچ پڑتال کے ذریعے ان معاملات پر درست نتیجے پر پہنچنا نامناسب اور درحقیقت ناممکن ہوگا۔ جب بھی کوئی کمپنی فل بینچ فارمولے کے تحت دستیاب سرپلس کا پتہ لگانے کے لیے پیشگی چارج کے طور پر "ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہونے والے ذخائر پر واپسی" کے عنوان کے تحت مجموعی منافع سے کٹوتیوں کا دعوی کرتی ہے تو یہ ضروری اور مناسب ہے کہ کمپنی کا اکاؤنٹنٹ یا دیگر اہل افسران گواہ خانے میں آئیں اور سوال پر تسلی بخش نتیجے پر پہنچنے میں ٹریبونلز کی مدد کریں۔

اس معاملے میں ایسی کوئی کوشش نہیں کی گئی تھی اور ہمیں ریکارڈ پر موجود شواہد سے یہ کہنا ناممکن لگتا ہے کہ ذخائر کا کون سا حصہ، اگر کوئی ہو تو، اصل میں ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ ٹریبونل اس عنوان کے تحت کمپنی کے دعوے کو مسترد کرنے میں جائز ثابت ہوتا۔ اس لیے ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہونے والے ذخائر پر واپسی پر پیشگی چارج کے طور پر 0.43 لاکھ روپے کا الاؤنس اپیل کنندہ کے حق میں ایک غلطی تھی۔ اس لیے اس اعداد و شمار کو کم کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جیسا کہ ٹریبونل نے دستیاب سرپلس کے طور پر پایا ہے۔ آخر میں مسٹر شاستری نے مشورہ دیا کہ یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ اس دستیاب سرپلس میں سے بونس کے طور پر کس چیز کی اجازت دی جانی چاہیے، ٹریبونل کو اس بنیاد پر آگے بڑھنا چاہیے تھا کہ ایک ماہ کی بنیادی اجرت 90,000 روپے ہے نہ کہ 50,00 روپے جیسا کہ ٹریبونل نے ذکر کیا ہے۔ 90, 000 روپے کا یہ اعداد و شمار کمپنی کے مینجر نے کارکنوں اور افسران سمیت ملازمین کی کل اجرت کے طور پر دیا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ افسران کو بونس بھی ادا کیا گیا تھا اور اسے بھی دستیاب سرپلس سے باہر آنا ہے۔ لہذا مسٹر شاستری نے، اگرچہ ہلکے سے، دلیل دی کہ بونس 90,000 روپے کے اجرت کے بل کی بنیاد پر طے کیا جانا چاہیے

تھا۔ہم نہیں سمجھتے کہ یہ صحیح طریقہ ہے۔انڈسٹریل ٹریبونل کا تعلق اس بات سے نہیں ہے کہ کمپنی اپنے افسران کو کیا ادا کرتی ہے۔اس کا تعلق صرف کارکنوں کے بونس کے دعوے سے ہے۔اس لیے یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ دستیاب سرپلس کا کون سا حصہ کارکنوں کو بونس کے طور پر ادا کیا جانا چاہیے،صرف کارکنوں کے اجرت کے بل پر غور کرنا ہوگا۔یہ متنازعہ نہیں ہے کہ افسران کو چھوڑ کر مزدوروں کا اجرت بل (بنیادی اجرت) 50,000 روپے تھا۔لہذا ٹریبونل نے اس بنیاد پر بونس کے اعداد وشمار طے کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔

ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اس فیصلے میں جو کچھ ہم نے کہا ہے وہ آجر کے اس سوال پر مستقبل کے کسی بھی تنازعہ میں مناسب شواہد کے ذریعے بحالی چارج کے دعوے کو ثابت کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

چونکہ اپیلوں میں اٹھائے گئے تمام نکات ناکام ہو جاتے ہیں،اس لیے انہیں اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 11:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document